[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

کالیکا پرساد اور دیگران

بنام

چھترپال سنگھ (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندے

18 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

حق کے قرارداد اور زرعی زمینوں پر قبضے کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر مقدمہ – مدعا علیہ کی طرف سے منفی قبضے کی عرضی – ٹرائل عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعا علیہ نے منفی قبضے سے اپنے حق کو مکمل کر لیا ہے – اپیلٹ عدالت نے اس حکم نامے کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ مدعا علیہ مختار نامہ کے تحت قبضے میں آ گیا تھا – مدعا علیہ کو دیا گیا مختار نامہ منسوخ کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد اسے باہر نکالنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی – دوسری اپیل پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ نے منفی قبضے سے اپنے حق کو مکمل کر لیا تھا – عدالت عالیہ نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے حاصل کردہ اسٹیٹ پٹا کے خاتمے کے بعد بھی اس کی تاریخ تک مقدمہ دائر کرنے کے بعد، مدعا علیہ بلاتعطل قبضے میں رہا – عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل – مدعا علیہ بغیر کسی رکاوٹ کے، 12 سال سے زیادہ عرصے تک، اپنے حق کے دعوے میں قبضے میں رہا، وہ بھی اسٹیٹ کے خاتمے کے بعد – اس طرح، اس نے نسخے کے ذریعے اپنا لقب مکمل کیا کیونکہ جس بھی شخص کو اعلی حق ملا تھا اس نے اسے زمینوں سے بے دخل کرنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی تھی – ان حالات میں، عدالت عالیہ کے ذریعے درج کردہ نتیجے کو قانون کی کسی بھی واضح غلطی سے خراب نہیں کیا گیا ہے جس سے اس اپیل میں مداخلت کے لیے قانون کا کوئی ٹھوس سوال پیدا ہوتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 1589۔

1980 کے ایس اے نمبر 309 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 12.10.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے کے چیتلے، ایس کے اگنیہوتری، مسز وی ڈی کھنہ اور میسر کی یوگمایا اگنیہوتری

جواب دہندگان کے لیے ایس ایس کھنڈوجا، بی کے ستیجا اور وائی پی ڈھنگڑا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو 12 اکتوبر 1985 کو دوسری اپیل نمبر 309 / 80 میں دی قابل تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ مدعی نے حق کے قرار داد اور شکایت کے گوشوارہ کے تحت آنے والی زرعی زمینوں کے قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہ نے منفی قبضے کی استدعا کی۔ لہذا ٹرائل عدالت نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا کہ مدعا علیہ نے 12 سال سے زیادہ عرصے تک قبضے میں رہنے کی وجہ سے منفی قبضے سے اپنے لقب کو مکمل کیا تھا۔ اپیل پر، ضلع جج نے اس حکم نامے کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ مدعا علیہ پاور آف اٹارنی کے تحت قبضے میں آ گیا تھا اور اس لیے وہ پرنسپل کی جانب سے ایجنٹ کے طور پر قبضے میں رہا۔ اپیل کنندہ نے ایک پرنسپل کے بذریعے حق کا دعوی کیا جس نے اقتباس پی 3 کے تحت مختار نامہ دیا تھا۔ مدعا علیہ نے اعتراف کیا کہ وہ اس کے تحت قبضے میں آ گیا تھا اور اس لیے وہ اپیل کنندہ کے خلاف منفی قبضے کی استدعا نہیں کر سکتا۔ دوسری اپیل میں، فاضل واحد جج دستاویزی ثبوت کے سلسلے میں تنازعہ پر غور کیا اور اس طرح فیصلہ دیا :

"اس لیے درخواست میں استعمال ہونے والے لفظ شکمی کو اس میں واضح طور پر بیان کردہ حقائق کے تناظر میں سمجھا جانا چاہیے۔ اقتباس پی- 3 مدعا علیہ چھتر پال سنگھ کا بیان ہے جس نے مدعیوں کے بذریعے کہیں بھی اپنے قبضے کا اعتراف نہیں کیا۔ اس نے واضح طور پر کہا کہ اس کا قبضہ جاگیروں کے خاتمے سے پہلے کیے گئے انتظام کا نتیجہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں، انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاویداروں رام کشور اور ولی پرساد نے شروع میں مکتیار نامہ دیا تھا، لیکن مکتیار نامہ بہت پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہیں بھی اس بات کا اعتراف نہیں کیا کہ مکتیار نامہ مدعی کالیکا پرساد اور امبیکا پرساد نے دیا تھا یا ان کا قبضہ کسی بھی وقت مدعی کے بذریعے تھا۔ پی- 4 نکالنا کوڈ کے دفعہ 190 کے تحت مدعا علیہ کی درخواست کو مسترد کرنے والی اس کارروائی میں 3.6.1969 کا حکم ہے۔ میری رائے میں، ان دستاویزات میں کچھ بھی نہیں ہے، جسے مدعا علیہ چھتر پال سنگھ کے مدعیوں کے بذریعے دعوی جائیداد میں شامل کیے جانے کے اعتراف کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے تا کہ مدعیوں کے بذریعے اجازت کے طور پر اس کا قبضہ تشکیل دیا جا سکے۔ دوسرے پوائیداروں کی طرف سے دیے گئے مکتیار نامہ کے تحت اس کی ابتدائی اندراج کا اعتراف صرف جاگیروں کے خاتمے سے پہلے اس کی ملکیت کے حوالے سے تھا اور یہ واضح ہے کہ جاگیروں کے خاتمے کے بعد اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے، جو کہ خود مقدمے کی تاریخ سے بارہ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ غور کے لیے واحد باقی دستاویز اقتباس ڈی- 9 ہے۔ یہ ایک حکم ہے جس کی تاریخ 30.7.1959 رام کشور کی طرف سے دی گئی درخواست پر ہے، جو سابقہ پوائیداروں میں سے ایک ہے جو سوٹ لینڈ میں اسی طرح کی دلچسپی کا دعوی کرتا ہے، جیسا کہ موجودہ مدعی نے ایم پی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 169 کے تحت اعلامیہ طلب کیا ہے۔ اس درخواست کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا گیا کہ مدعی کو مقدمے کی زمین پر مدعا علیہ کے قبضے کو چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ دستاویز خود مدعا علیہ چھتر پال سنگھ کے معاندانہ حق کے دعوے اور دعوی جائیداد پر اس کے قبضے کے دعوے کی نشاندہی کرنے کے لیے کافی ہے، کم از کم جب کوڈ کی دفعہ 169 کے تحت رام کشور نے 8.11.1957 پر درخواست دائر کی تھی، جس میں یہی دعوی کیا گیا تھا کہ دعوی جائیداد پر چھتر پال سنگھ کا قبضہ پاویداروں کے مختار کی طرح تھا۔ یہ دعوی 30.7.1971 پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ صرف یہ دستاویز مقدمے کی تاریخ سے بارہ سال سے زیادہ عرصے تک مدعا علیہ کے منفی قبضے کو ثابت کرتی ہے۔

لہذا، یہ واضح ہے کہ پہلی اپیلٹ عدالت نے مذکورہ بالا دستاویزات کو غلط پڑھا اور غلط تشریح کی، پی- 1 کو پی- 4 نکالنے اور

ڈی – 9 کو نکالنے کے لیے، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کہ مدعا علیہ کا دعوی جائیداد پر قبضہ جائز تھا، جس کی وجہ سے مدعی کے مقدمے کا فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو واپس لینا اس غلطی کا نتیجہ تھا۔پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے اخذ کردہ نتیجہ قانون کے منافی ہونے کی وجہ سے، اس کی طرفداری کرنی ہوگی۔

اس بنیاد پر، فاضل واحد جج نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ دستاویزی ثبوت، پی 1 کو پی 4 اور ڈی 9 پر نکالیں، کو ضلعی عدالت نے اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے غلط قابل کہ مدعا علیہ اجازت یافتہ قبضے میں آ گیا تھا اور اس صلاحیت میں رہا تھا۔اس کے مطابق، اس نے فرمان کو ایک طرف رکھ دیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعا علیہ نے منفی قبضے سے اپنے لقب کو مکمل کر لیا ہے۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل شری اے کے چیتلے کا کہنا ہے کہ عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی قابل پر درست نہیں ہے۔فاضل وکیل کے مطابق، اسٹیٹ کو 15 فروری 1954 سے ختم کر دیا گیا تھا؛ اپیل کنندہ نے 22 جولائی 1959 کو پٹا حاصل کیا تھا؛ مدعا علیہ نے ایم پی کی دفعہ 190 کے تحت درخواست دی تھی۔ 10 اگست 1965 کو زمین کے محصولات کا ضابطہ، آسامی حقوق کی فراہمی کے لیے جسے مسترد کر دیا گیا تھا؛ پہلی بار، انہوں نے صرف 10 اگست 1965 کو درخواست دینے پر جائیداد پر اپنے حق کا دعوی کیا۔مقدمہ اس تاریخ سے 12 سال کے اندر دائر کیا گیا اور اس وجہ سے، مدعا علیہ نے نسخے کے ذریعے اپنے حق کو مکمل نہیں کیا تھا۔ہم قابل مشیر سے متفق ہونے سے قاصر ہیں۔فاضل جج نے یہ نتیجہ درج کیا ہے کہ مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ تک خاتمے کے بعد بھی مدعا علیہ بلا تعطل قبضے میں رہا اور اس طرح اس نے نسخے کے ذریعے اپنے لقب کو مکمل کیا۔یہ بھی ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ مدعا علیہ کو دی گئی پاور آف اٹارنی کو منسوخ کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد اسے اس کے قبضے میں موجود زمینوں سے نکالنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی۔اسٹیٹ کے خاتمے کے بعد اسے باہر نکالنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔جب ہم فاضل وکیل سے سوال کرتے ہیں کہ آیا 22 جولائی 1959 کو دفعہ 189 کے تحت پٹا حاصل کرنے سے پہلے دوسرے فریق کی طرف سے مدعا علیہ کو کوئی نوٹس دیا گیا تھا، تو فاضل وکیل ہمارے سامنے ایسا کوئی مواد پیش کرنے سے قاصر ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایسا نوٹس اسے دیا گیا تھا۔ظاہر ہے، اس لیے، اسے اطلاع دیے بغیر پٹا حاصل کر لیا گیا۔جواب دہندہ 12 سال سے زیادہ عرصے تک بغیر کسی رکاوٹ کے رہا، یہ واضح ہوگا کہ وہ اپنے حق کے دعوے میں قبضے میں رہا، وہ بھی جائیداد کے خاتمے کے بعد۔اس طرح، اس نے نسخے کے ذریعے اپنے لقب کو مکمل کیا کیونکہ جس شخص کو اعلی حق حاصل تھا اس نے اسے زمینوں سے نکالنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ان حالات میں، عدالت عالیہ کے ذریعے درج کیے گئے نتائج کو قانون کی کسی واضح غلطی سے خراب نہیں کیا گیا ہے جس سے اس اپیل میں مداخلت کے لیے قانون کا کوئی ٹھوس سوال پیدا ہوتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document